

سے مغربی سامراج کے نام و نشان مٹانا۔ عرب دنیا اور عالم اسلام کو متحد کرنا۔ صدر ناصریں یہی سبت دے گئے ہیں اور یہی وہ بہترین خراج عقیدت ہے جو صدر ناصریں سے اول العزم قائد کو پیش کیا جاسکتا ہے۔



پاکستان کی سرزمین پہلے دنوں کئی ایک اکابر علم و فضل سے محروم ہو گئی۔ ۲۲ اکتوبر کو حضرت علامہ مولانا خیر محمد صاحب جالندھری مرحوم بانی مدرسہ خیر المدارس ملتان خلیفہ ارشد حضرت حکیم الامتہ مولانا تھانوی قدس سرہ کا ساغرہ وفات پیش آیا۔ مرحوم کی ساری زندگی دین اور علوم دین کی خدمت میں گزری، سلامت طبع، میانہ روی، معتدل مزاج، نظم و ضبط وغیرہ صفات میں آپ اپنے پیر و مرشد حضرت تھانوی کا نمونہ تھے۔ افتراق و انتشار کے اس گمبھیر ماحول میں بھی آپ حتی الوسع فکری تعصب اور گروہی تخریب سے اپنا دامن بچاتے ہوئے علماء حق کے باہمی اتحاد و اتفاق کیلئے کوشاں رہے۔ وہ ان گنے گنے چنے افراد میں سے تھے جن کی طرف ایسے حالات میں نگاہیں اٹھتی رہیں۔ تقسیم سے قبل جالندھر اور بعد میں ملتان میں بیٹھ کر انہوں نے خیر المدارس کی شکل میں علوم نبویہ کے عظیم الشان خدمات انجام دیں ان کی وفات سے علمی و دینی معلقوں میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے وہ شاید مدتوں پُر نہ ہو سکے۔

بانے والے قدسی صفات بزرگوں میں حضرت مولانا عبد الشکور صاحب بہبودی ضلع کیمیل نور بھی ہیں، اخلاص، سادگی اور بے تکلفی اور زہد و تقویٰ کا پھیلتا پھرتا نمونہ جید عالم اور خوش بیان مقرر، زندگی ساری دس و تدریس اور وعظ و تبلیغ میں گزری تقسیم سے پہلے مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور اور بعد میں پاکستان کے کئی مدارس میں پڑھاتے رہے، پچھلے کئی دنوں سے بیمار تھے اور راولپنڈی میں زیر علاج رہے۔ ۲۵ ستمبر کو نماز جمعہ کے بعد واصل حق ہوئے جسے مبارک کو آبائی گاہوں بہودی لایا گیا، دوسرے دن صبح دس بجے آغوش رحمت کے سپرد کئے گئے۔ نماز جنازہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے پڑھائی اور سینکڑوں علماء و صلحاء اس میں شریک ہوئے۔

ناظم آخرت کے ان مسافروں میں ایک اور بزرگ حضرت مولانا سید طلحہ تھے جن کا انتقال اسی تاریخ کو کراچی میں ہوا۔ جدید و قدیم علوم کے مائے ناز عالم اور عربی علوم و ادب میں اپنی نظیر آپ تھے۔ ایسی جامع شخصیتیں اس دور میں ملنی مشکل ہیں حق تعالیٰ سب کو اپنی رحمت مغفرت اور بہترین مقامات قرب سے مالا مال کر دے اور ملت مسلمہ کو ان سب کا بہترین بدلہ عطا فرما دے۔ آمین۔

